بسمہ سبحانہ وبذکرولیہ

لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاریٰ حتیٰ تعلموا ما تقلون۔ سورہ نساء ۴۳

﴿اے ایمان والو نشہ کی حالت میں نماز کے نزدیک مت جاؤ یہاں تک کہ جان لو کہ تم کیا کہہ رہے ہو﴾

میر مراد علی خان

سرار احمد نے حال میں ایک تقریر میں فرمایا کہ معاذ اللہ حضرت علیؑ نے حالت نشہ میں نماز پڑھائی اور قرات میں سورہ قل ایھا الکافرون میں ہر آیت سے فظ لا نہیں پڑھا چنانچہ فوراً ہی یہ آیت نازل ہوئی: **لا تقربوا صلواۃ وانتم سکاریٰ حتیٰ تعلموا۔ سورہ نساء ۴۳**

یل میں اس بے بنیاد الزام کا جواب پیش ہے:

سرار احمد نے جس حدیث کے حوالے سے بغیر جانچ و بوجھ کہ کہا ہے وہ ترمذی کی یہ حدیث ہے:-

زمذی نے جو روایت نقل کی سورہ نساء کی تفسیر میں وہ یوں ہے۔

حدثنا عبد بن حميد حدثنا عبد الرحمن بن سعد عن أبي جعفر الرازي عن عطاء بن السائب عن أبي عبد الرحمن السلمي عن علي بن أبي طالب ال : صنع لنا عبد الرحمن بن عوف طعاما فدعانا وسقانا من الخمر فأخذت الخمر منا وحضرت الصلاة فقدموني فقرأت قل أيها الكافرون لا عبد ما تعبدون ونحن نعبد ما تعبدون قال فأنزل الله تعالى ۔ يا أيها الذين آمنوا لا تقربوا الصلاة وأنتم سكارى حتى تعلموا ما تقولون۔ علی ابن ابی طالب سے روایت ہے کہ عبد الرحمٰن بن عوف نے ہمارے لئے طعام کا انتظام کیا ہمیں دعوت دا ور ہم شراب پی اور پھر شراب ہم سے لے لی گئی نماز وقت آ گیا تو انھوں نے مجھے آگے بڑھایا میں نے یہ آیت پڑھی قل یایھا الکافرون لا أعبد ما تعبدون ونحن نعبد ما تعبدون (فرما دیجئے اے کافرو! جس کی تم عبادت کرتے ہو میں اُس کی عبادت نہیں کرتا اور ہم اُس کی عبادت کرتے ہیں تم جس کی عبادت عبادت کرتے ہو) تو اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی: یا ایھا الزین امنوالا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاریٰ حتیٰ تعلموا ما تقلون۔ سورہ نساء ۴۳

س روایت کے راویان کے بارے میں علم الرجال کی مشہور کتاب میزان الاعتدال میں امام ذہبی یوں لکھتے ہیں۔

۔ابی جعفر الرازی: عیسیٰ بن ماھان **ہیں میزان الاعتدال میں ج ۴ ص ۵۱۰ سلسلہ ۱۰۰۶۵** امنکر الحدیث۔ **ان کے احادیث سے انکار کیا۔**

۲۔عطاء بن السائب: قال أحمد: من سمع منه قديما فهو صحيح ومن سمع منى حديثا لم يكن بشيءٍ۔ یعنی انکی وہ احادیث جو بہت پہلے انہوں نے بیان کی وہ صحیح ہیں اور جو انہوں نے جو بعد میں بیان کیا اس کی کوئی حیثیت نہیں۔

وقال یحییٰ لا یحتج بہ۔ یحییٰ نے کہا کہ ان کے احادیث کوئی حجت نہیں رکھتے۔ و قال أحمد ابن أبي خيثمه، عن يحيىٰ :حديثه ضعيف: یعنی ان کے احادیث ضعیف ہیں۔ أحمد ابن حنبل لکھتے ہیں و من سمع منه كان صحيحا ، كان يخم كل ليلة اس کے احادیث شروع میں ٹھیک تھے لیکن بعد میں بد بودار ہو گئے۔ نسائی کا بھی یہی قول ہے کہ یہ بعد میں بدل گیا۔ بخاری کہتے ہیں کہ ان کی وہ احادیث جو قدیم تھیں وہ ٹھیک ہیں بعد میں تغیر پیدا ہو گیا تھا۔ میزان الاعتدال ج ۳ ص ۷۱ سلسلہ ۵۶۴۱ یہ یحییٰ بن سعید بن القطان سے روایت کرتے تھے۔

یحییٰ بن سعید بن قطان کی کیسی شخصیت تھی ملاحظہ ہو:

یحییٰ بن سعید معروف بہ القطان : علامہ ذہبی نے میزان الاعتدال جلد ۱ ص ۴۱۴ حالات امام جعفر صادق علیہ السلام میں لکھتے ہیں امام جعفرؑ صادق آئمہ اعلام میں سے یک بزرگ ہیں بڑے نیک، صادق القول اور کبیر الشان ہیں۔ مگر ان کے بارے میں یحییٰ بن سعید القطان کا یہ قول ہے مجالد أحب منه ، في نفسي منه شئ مجھے امام جعفر سے زیادہ مجالد سے محبت ہے اس لئے کہ امام جعفر کی طرف سے میرے دل میں خلش ہے۔ الکامل میں عبداللہ بن عدی متوفی ۳۶۵ھ طبع دار الفکر بیروت ج ۲ ص ۱۳۱ نے بھی یہی لکھا ہے۔ تہذیب الکمال ابو الحجاج یوسف المزی متوفی ۷۴۲ھ طبع موسسۃ الرسالۃ ج ۵ ص ۷۷ میں یحییٰ بن سعید

القطان کا یہ قول ہے کہ وذکر جعفر بن محمد فقال :ما کان کذوباء ۔ ابن تیمیہ نے منہاج السنۃ میں لکھا ہے کہ بخاری نے امام جعفر صادق سے اسی لئے کوئی حدیث نہیں لی کہ اُنہیں یحیٰی بن سعید کا یہ قول ملا۔

۳۔اس کے بعد جوراوی ہیں انکے بارے میں راوی کہتا ہے کہ وہ عبدالرحمٰن السلمی (محمد بن الحسین) کے باپ سے روایت لی ہے۔اور یہ عبدالرحمٰن السلمی (محمد بن الحسین) ۳۳۰ھ میں پیدا ہوئے تھے۔یعنی حضرت علیؑ کی شہادت کے تقریباً ۲۹۰ سال بعد میزان الاعتدال ج ۳ ص ۵۲۳ سلسلہ ۷۴۱۹۔کان یضع الاحادیث۔یہ جھوٹی حدیثیں گھڑتا تھا۔اب یہ نہیں معلوم کے اُن کا باپ کون تھا کب پیدا ہوا اور کب مرا۔چونکہ مسلمان اصحاب کو نبی اور آل نبی سے زیادہ محبت کرتے ہیں ایسی حدیث کو قبول کرلیا۔

اسی ترمذی نے باب تفسیر سورہ مائدہ میں شراب کی حرمت کے بارے میں لکھا ہے کہ:-

ترمذي -حدثنا عبد الله بن عبد الرحمن أخبرنا محمد بن يوسف أخبرنا إسرائيل حدثنا ابو إسحاق عن عمر بن شرحبيل أبي ميسرة عن عمر بن الخطاب أنه قال : اللهم بين لنا في الخمر بيان شفاء فنزلت التي في البقرة : يسألونک عن الخمر والميسر : الآية فدعي عمر فقرئت عليه فقال : اللهم بين لنا في الخمر بيان شفاء فنزلت التي في النساء } : **يا أيها الذين آمنوا لا تقربوا الصلاة وأنتم سكارى** { فدعي عمر فقرئت عليه ثم قال : اللهم بين لنا في الخمر بيان شفاء فنزلت التي في المائدة } : إنما يريد الشيطان أن يوقع بينكم العداوة والبغضاء في الخمر والميسر ويصدكم عن ذكر الله وعن الصلواة فهل أنتم منتهون { فدعي عمر فقرئت عليه فقال : انتهينا انتهينا۔مائدہ آیت ۹۱۔

روایت ہے حضرت عمر سے کہا انھوں نے کہ یا اللہ بیان کردے ہمارے لئے شراب کا حکم صاف صاف۔اس دعا پر اللہ نے یہ آیت نازل کی یسألونک عن الخمر والمیسر سورہ بقرہ کی۔یعنی تم سے پوچھتے ہیں حکم شراب اور جوئے کے بارے میں کہہ دو ان دونوں میں فائدہ بھی ہے اور گناہ۔یہ سُن کر حضرت عمر کو تشفی نہیں ہوی پھر آپ نے اللہ سے دعا کی کہ یا اللہ بیان کردے ہمارے لئے شراب کا حکم صاف صاف۔پھر یہ : **يا أيها الذين آمنوا لا تقربوا الصلاة وأنتم سكارى** آیت جو سورہ نساء میں ہے نازل ہوئی۔حضرت عمر ابن خطاب کو ابھی بھی وضاحت نہیں نظر آئی پھر آپ نے دعا کی یا اللہ بیان کردے ہمارے لئے شراب کا حکم صاف صاف۔پھر سورہ مائدہ کی یہ آیت نازل ہوئی ما يريد الشيطان أن يوقع بينكم العداوة والبغضاء في الخمر والميسر۔ یعنی شیطان ارادہ رکھتا ہے کہ ڈال دے تمہارے درمیان عداوت شراب اور جوئے کے سبب اور تمھیں روکے اللہ کی یاد سے اور نماز سے پس تم کیا باز آجاؤ گے۔پس حضرت عمر نے کہا ہم باز آئے باز آئے۔

مزید یہ کہ حضرت عبدالمطلبؑ کے بارے میں سیر اور تاریخ کی کتابوں میں مرقوم ہے کہ آپ اپنی اولاد کو حکم دیتے تھے کہ وہ ظلم اور سرکشی نہ کیا کریں وہ ان کو شریفانہ اخلاق اختیار کرنے کی نصیحت کیا کرتے تھے اور برے کاموں سے بچنے کی نصیحت کرتے تھے۔اللہ تعالی کی توحید کے قائل تھے۔ان کے ایسے بہت سے طریقے ہیں جس کو قرآن پاک نے باقی رکھا ہے۔مثلاً نذر کو (منت) کو پورا کرنا، محرم عورتوں سے نکاح کا حرام ہونا، چور کے ہاتھ کاٹنا، نومولود لڑکیوں کو زندہ دفن کرنے اور قتل کرنے سے روکنا، شراب اور زنا کو حرام قرار دینا اور بیت اللہ کے گرد برہنہ ہوکر طواف کرنے کو منع کرنا شامل ہیں۔سیرہ الحلبیۃ جلد اول ص ۱۴۸۔

حدثنا يونس بن حبيب، حدثنا أبو داود، حدثنا شُعْبَة، أخبرني سِمَاکُ بن حَرْبٍ قال :سمعت مُصْعَبَ بنَ سَعْدٍ يحدث عن سعد قال :نزلت في أربعُ آيات :صنع رجل من الأنصار طعاما، فدعا أناسا من المهاجرين وأناسا من الأنصار، فأكلنا وشربنا حتى سَكِرْنا، ثم افتخرنا فرفع رجل لَحْي بعير فَفَزَر ، بها أنف سعد، فكان سعد مَفْزور، الأنف، وذلک قبل أن تحرم الخمر، فنزلت :۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تَقْرَبُوا الصَّلاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى ۔ الآية. .

سماک بن حرب بیان کرتے ہیں میں مصعب بن سعد سے سُنا جو سعد سے روایت کرتے ہیں اُنھوں نے فرمایا کہ میرے بارے میں چار آیتیں نازل ہوئیں۔کسی انصاری نے کھانا تیار کرایا او مہاجرین اور انصار سے کچھ افراد کو مدعو کیا ہم نے کھانا کھایا اور شراب پی یہاں تک ہم پر نشہ چڑھ گیا ہم نے فخر شروع کردیا۔ایک شخص نے اونٹ کے جبڑے کی ہڈی اُٹھا کر مارا تو سعد کی ناک پھٹ گئی۔سعد پھٹی ہوئی ناک والا تھا اور یہ واقعہ اُس وقت کا ہے جب شراب حرام نہ ہوئی تھی۔اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکارٰی حتیٰ تعلموا ما تقلون۔ سورہ نساء ۴۳۔

وقد رواه ابن جرير، عن محمد بن بشار، عن عبد الرحمن بن مَهْدي، عن سفيانَ الثوري، عن عطاء بن السائب، عن أبي عبد الرحمن، عن علي؛ أنه كان هو وعبد الرحمن ورجل آخر شربوا الخمر، فصلى بهم عبد الرحمن فقرأ :قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ فخلط فيها، فنزلت :لا تَقْرَبُوا الصَّلاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى۔ جامع البیان طبری ج۵ ص۱۳۴ ؛ ثعلبی ج ۲ ص ۱۴۲ ؛ تفسیر السمعانی ج ۱ ص ۴۳۰؛ تفسیر البغوی ج ۱ ص ۴۳۱،تفسیر رازی ج ۱۰ ص ۱۰۷

حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ وہ،عبدالرحمٰن اور ایک شخص تھا سب نے شراب پی تو عبدالرحمٰن نے نماز پڑھائی اور پڑھا قل یا یھا الکافرون اور اُس کچھ اپنی طرف سے ملا دیا تو اُس وقت یہ آیت لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاری حتیٰ تعلموا ما تقلون۔ سورہ نساء ۴۳ نازل ہوئی۔

تمام مفسرین نے اس آیت کریمہ کے نزول کے بارے میں یوں لکھا ہے۔

اللہ تبارک وتعالی مومنین کو حالت نشہ میں نماز پڑھنے سے روک رہا ہے۔نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جانے کا حکم حرمت شراب سے پہلے تھا جیسے کہ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب سورہ بقرہ کی یہ آیت نازل ہوئی یسالونک عن الخمر والمیسر۔کی جب آیت نازل ہوئی تو حضرت عمر نے دعا مانگی کہ شراب کے بارے میں اور صاف حکم نازل فرما۔پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ شراب کی نشہ کے حالت میں نماز کے نزدیک نہ جائے۔اس وقت لوگوں نے صرف نماز کے وقت شراب پینا چھوڑ دیا تھا۔

حضرت عمر اور دیگر اصحاب شراب پیتے رہے۔اور جب یہ آیت نازل ہوئی یایھا الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل شیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون۔جس کو سن کر حضرت عمر نے فرمایا ہم باز آئے۔اسی روایت کی ایک سند میں ہے کہ ب لوگ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے ایک شخص ندا دیتا تھا کہ کوئی نماز کے قریب نہ آئے۔

۔ابن ماجہ میں ہے کہ سعد ابن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ میرے بارے میں چار آیتیں نازل ہوئیں جس میں یہ ایک ہے اور اس کا قصہ یوں ہے کہ:ایک انصاری نے کھانا کھلایا اور بہت سے لوگ اس دعوت میں شریک تھے پھر ہم شراب پی کر مدہوش ہوگئے پھر آپس مین نشہ کی حالت میں ایک دوسرے پر فخر کرنے لگے ایک شخص (حضرت عمر) نے اونٹ کے جبڑے کی ہڈی اُٹھا کر سعد ابن ابی وقاص پر ماری جس سے اُن کے ناک پر زخم آیا پس یہ آیت لا تقربوا صلواۃ وانتم سکاری حتیٰ تعلموا۔ سورہ نساء ۴۳ نازل ہوئی۔ یہ حدیث صحیح مسلم،نسائی اور ابی داؤد میں بھی موجود ہے۔مسند الطیاسی ج ۱ ص ۲۸

۲۔ابن حاتم کی روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف نے لوگوں کی دعوت کی کھانا کھلایا پھر شراب پی اور مست ہوگئے اتنے میں نماز کا وقت آ گیا ایک شخص (کوئی نام نہیں) نے امامت کی اور اُس نے نماز میں سورہ قل یایھاالکفرون کو اس طرح پڑھا کہ اس میں سے "لا" ترک کردیا اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

۳۔ابن جریر کی روایت ہے کہ حضرت علیؑ (معاذ اللہ) اور عبدالرحمٰن بن عوف اور ایک تیسرے صاحب نے شراب پی اور عبدالرحمٰن بن عوف نے امامت کی نماز میں قل یایھاالکافرون میں لفظ ''لا'' ترک کردیا اُس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ابوداؤد اور نسائی نے بھی یہ ہی روایت کرتے ہیں۔

اور ایک روایت ہے کہ صرف عبدالرحمٰن بن عوف ہی تھے اس وقت اور کوئی نہیں تھا اور انہوں نے سورہ غلط پڑھا جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔تفسیر ابن کثیر (اردو جلد اول سورہ نساء ص ۳۲۔اعتقاد پبلشنگ۔دہلی انڈیا)

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی علیہ والہ وسلم نے کہ میرے فوراً بعد حکام شراب کو حلال کرلیں گے نبیذ کہہ کر۔نبیذ (Wine) تفسیر الدر المنثور ج ۳ ص ۸۸؛تفسیر آلاوسی باب ۴۲ ج ۴ ص ۴۹۴؛ تفسیر روح المعانی ج ۳ ص ۸۲؛ الکامل لابن عدی ج ۲ ص ۲۰۳ اور کئی کتابوں میں اس حدیث کو مختلف الفاظ سے نقل کیا ہے:

اب ذرا حضرت عمر ابن خطاب کی مئے نوشی ملاحظہ ہو:

۔ تلقت ثقیف عمر بشراب فدعا بہ فلما قربہ من فیہ کرھہ۔ فدعا بہ فکسرہ بالماء فقال ھکذاافافعلوا۔ سعید ابن میسّب سے روایت کہ ثقیف کے لوگوں نے عمر ابن خطاب کی تواضع شراب سے کہ آپ نے طلب فرمایا جب منہ کے پاس لے گئے تو اُبکائی آئی پس آپ نے اُس کی تیزی کو (کرہ

فدعا به فکسره بالماء) پانی سے توڑا اور فرمایا تم لوگ ایسا ہی کیا کرو۔ سنن نسائی کتاب الاشربہ ج ۸ ص ۳۲۶؛ تحفة الاشراف بمعرفة الاطراف ج ۸ ص ۲۳

۲۔ ہمام بن الحرث نے عمر سے روایت کی ہے کہ ایک سفر میں اُن کے پاس نبیذ لائی گئی تو انھوں نے پیکر منہ بنایا اور کہا طائف کی نبیذ بہت تیز ہوتی ہے پھر پانی منگا کر اور اُس میں ڈال کر پیا۔ فتح الباری جلد ۱۰ ص ۳۴

۳۔ سعید بن ذی لعوۃ نے عمر ابن خطاب کی سفری صراحی سے پیا تو وہ مست ہوگیا پس عمر نے اُسے مارنا شروع کیا اُس نے کہا کہ میں نے تو آپ کی ہی صراحی سے پیا ہے تو عمر نے کہا ہم نے تو تجھے مست ہوجانے کے سبب مارا ہے انه شرب من سطیحة لعمر فسکر فجلده عمر قال انما شربت من سطیحتک قال اضربک علی السکر۔ فتح الباری ج ۱۰ ص ۳۴؛ میزان الاعتدال ج ۳ ص ۳۳۴؛ المحلی ابن حزم جلد ۷ ص ۴۸۶۔ شرح المعانی الآثار جلد ۴ ص ۲۱۸ احمد بن محمد بن سلمة متوفی ۳۲۱ھ؛ المستفاد ابن النجار متوفی ۶۴۲ھ جلد ص ۶۲۔

۴۔ أنزل الله تعالی في الخمر ثلاث آیات، أولها یسألونک عن الخمر والمیسر، فکان المسلمون بین شارب وتارک، إلی أن شرب رجل ودخل في الصلاة فهجر، فنزلت :یا أیها الذین آمنوا لا تقربوا الصلاة وأنتم سکاری، فشربها من شرب من المسلمین، حتی شربها عمر فأخذ لحي بعیر فشج رأس عبد الرحمن بن عوف، ثم قعد ینوح علی قتلی بدر بشعر الأسود بن عبد یغوث.فبلغ ذلک رسول الله صلی الله علیه وسلم ، فخرج مغضباً یجر ردائه، فرفع شیئاً کان في یده لیضربه، فقال :أعوذ بالله من غضب الله ورسوله.فأنزل الله تعالی :إنما یرید الشیطان، إلی قوله :فهل أنتم منتهون.فقال عمر :انتهینا.ربیع الابرار ج ۱ ص ۔۳۹۸۔ اللہ تعالی نے تین آیتیں شراب کے بارے میں نازل فرمائی۔ پہلی سورہ بقرہ کی آیت نازل ہوئی تو لوگ پھر بھی پیتے تھے مگر نماز کے وقت نہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ حضرت عمر نے شراب نوش فرمائی اور نشہ کی حالت میں عبدالرحمٰن ابن عوف کے سر پر مارا اور پھر نشہ کی حالت میں بدر کے کفار مقتولین پر نوحہ پڑھنے لگے۔ حضرت رسول کریم ﷺ وآلہ کا وہاں سے گذر ہوا اور آپ ؑ اُن کی اس حالت کو اور اُن کی نوحہ گیری کو سن کر غضبناک ہوئے اور حضرت عمر کو مارا۔ جس پر حضرت عمر نے کہا کہ میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے غضب سے اور رسول کے غضب سے۔ پھر سورہ مائدہ کی آیت نازل ہوئی تو حضرت عمر نے کہا : بس انتہا ہوگئی، انتہا ہوگئی۔ ربیع الابرار زمخشری ج ۱ ص ۳۹؛ المستطرف

وکائن بالقلیب قلیب بدر۔ من الفتیان والشرب الکرام
وکائن بالقلیب قلیب بدر۔ من الشیزی المکلل بالسنام
أیوعدنا بن کبشة أن سنحیی۔ وکیف حیاة أصداء وهام
أیعجز أن یرد الموت عني۔ وینشرني إذا بلیت عظامي
ألا من مبلغ الرحمن عني۔ بأني تارک شهر الصیام
فقل لله یمنعني شرابي۔ وقل لله یمنعني طعامي

۵۔ حضرت عمر ابن خطاب جب ابولولوٴ کے خنجر سے زخمی ہوئے جو نبیذ شراب انھوں نے پی تھی تو وہ پیٹ سے نکل گئی۔ تیسیر الباری شرح صحیح بخاری ج ۲، ب ۳۹۰، ح ۸۹۷۔ مرنے سے قبل عمر ابن خطاب کو نبیذ پلائی گئی جو زخموں سے نکل گئی۔ تاریخ طبری حصہ سوم کا اول ص ۲۳۴